By-Shamsul Arfin Asst prof,Department of Urdu
Raja Singh College, Siwan
For-B-A PART 2 (SUB)

دین و سیاست

کلیسا کی بنیاد رہبانیت تھی
سماتی کہاں اس فقیری میں میری
خصومت تھی سلطانی وراہبی میں
کے وہ سربلندی ہے یہ سربزیری
سیاست نے مذہب سے پیچھاچھڑایا
چلی کچھ نہ پیر کلیسا کی پیری
ہوئی دین ودولت میں جس دم جدائی
ہوس کی امیری، ہوس کی وزیری!
دوئی ملک و دیں کے لیےنامرادی
دوئی چشم تہذیب کی نابصیری
یہ اعجاز ہے ایک صحرا نشیں کا
بشیری ہے آئینہ دار نذیری
اسی میں حفاظت ہے انسانیت کی
کہ ہوں ایک جنیدی و اردشیری

اقبال کی نظم "دین و سیاست"پر ایک تبصرہ لکھیئے:-

علامہ اقبال بنیادی طور پر ایک شاعر فلسفی اور مفکر تھے۔ لیکن انہوں نے سیاست پر اظہار خیال کے ساتھ ساتھ علمی سیاست میں بھی بھرپور حصہ لیا ۔ ایک عالم میں ان کی سیاست اور سیاسی افکار کا تفصیلی جائزہ ہرگز نہیں لیا جاسکتا تاہم چند نمایاں پہلوؤں کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے۔

سیاسی فکر کے اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو علامہ اقبال کا نصب العین ہمیشہ یہ رہا کہ زندگی سیاست اور مذہب کو الگ الگ کرکے نہیں دیکھا جا سکتا۔ دین ومذہب کو سیاست سے علیحدہ کرنے کا نتیجہ علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ جب دین وسیاست میں دوری پیدا ہوجائے تو پھر ہوس کی حکمرانی قائم ہوجاتی ہے۔

"دین و سیاست" اقبال کے نظموں کے مجموعہ بال جبریل سےماخوذ ہے۔بال جبریل

غزلوں اور نظموں کا ایک بہترین مجموعہ ہے۔" دین و سیاست" اسی خزانے کا ایک جز ہے۔ یہ نظم 'بال جبریل 'کے صفحات کو خوبصورتی بخشتی ہے۔ اس نظم کے متعلق مختلف مفکرین نے الگ الگ نظریات پیش کئے ہیں .کوئی یہ فرماتا ہے کہ دین و سیاست الگ الگ ہیں۔ان دونوں کا ایک دوسرے سے کوئی لگاؤ نہیں۔ مذہب نبی تو دین و دنیا دونوں کو ایک ساتھ چلنے کی تلقین کرتا ہے۔ گوشہ نشینی اور رہبانیت کی تعلیم ہرگز نہیں دیتاحضرت عیسی علیہ السلام نےکبھی بھی اپنی امت کو ترک دنیا اور رہبانیت کا درس نہیں دیا تھا لیکن لوگوں نے اسے خود ہی داخل مذہب کر لیا۔

ع- جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

جب مغرب والوں نے دین اور سیاست کو دو مستضاد شے سمجھا تو وہاں کی سیاست میں خلل واقع ہو گیا۔ اس سے یہ واضح ہے کہ نہ دین سیاست کے بغیر پروان چڑھ سکتا ہے اور نہ سیاست دن کے بغیر آگے بڑھ سکتی ہے۔

سیاست نے مذہب سے پیچھا چھڑایا
چلی کچھ نہ پیر کلیسا کی پیری

جب مذہب اسلام اس عالم گیتی پر آیا تو دونوں کی تفریق کو مٹادیا۔ دنیا والوں کو اللہ کے برگزیدہ(چُنے ہوئے) نبی یہ مژدہ(خوشخبری) سنایا کہ سیاست اور مذہب دو الگ الگ چیزیں نہیں ہیں بلکہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔یہ سیاست تھی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف پچاس مجاہدین اسلام کو لے کر جنگ احد میں فتحیاب ہوئے۔ اگر وہ پچاس مجاہدین پہاڑ کے عقب سے اتر کر لوٹ کھسوٹ میں نہیں لگ گئے ہوتے تو دشمن ان پر دوبارہ حملہ آور نہ ہوتے۔ اگر سیاست کوئی الگ شے ہوتی تو سرکار دوعالم خندق کھودنے میں مصروف نہ ہوتے۔ مذہب اسلام کے دوسرے جانباز سپاہیوں نے بھی ہمیشہ سیاست کو اپنے سینے سے لگائے رکھا اور یہی وجہ ہے کہ ترقی ان کے قدم چومتی رہی۔

ہوئی دین و دولت میں جس دم جدائی
ہوس کی امیری،ہوس کی وزیری!

دین کا تحفظ اسی میں ہے کہ سیاست اس کے دوش بدوش چلے۔

اسی میں حفاظت ہے انسانیت کی
کہ ہوں ایک جنیدی و اردشیری

کلیسا کی بنیاد رہبانیت اور ترک دنیا پر تھی۔ سلطان اور حکمران سے ان کا دور کا واسطہ تک نہ تھا۔ اس لئے فقیر اور بادشاہ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے تھے لیکن صحرا نشیں نے اس امتیاز کو ختم کردیا۔ جب تک مسلمان اس پر عمل درآمد رہے دنیا پر ان کی حکمرانی قائم رہیں لیکن جیسے ہی ان کے قدم لڑکھڑائے اور دین و سیاست میں تفریق شروع ہوئی ویسے ہی حکمرانی ان سے روٹھ گئی۔